© rasailojaraid.com

افاداتِ امام عبدالوہاب الشعرانی

درباب وسعت مطالعہ

از ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی

امام عبدالوہاب الشعرانی (۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء) بن احمد بن علی بن احمد بن .... بن محمد بن موسیٰ بن الامام حنفیۃ بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ! جن کے اجداد میں امام محمد (ابن حنفیہ) کے بعد سات پشتوں تک بلافصل تاج دارانِ تخت و تاج تھے (یعنی) السلطان احمد[1] ابن السلطان سعید[2] ابن السلطان قاشین[3] ابن السلطان محیا[4] ابن السلطان زوفا[5] ابن السلطان ریان[6] ابن السلطان محمد[7] بن موسیٰ بن السید محمد بن الحنفیہ ــــ [1]

لیکن بنفسہ امام شعرانی از شہانِ بے کمر و خسروانِ بے کلہ تھے۔ آپ کے اجداد میں ان تاجدارانِ سبع اصلاب کے تذکرے صرف کتب تاریخ میں رہ گئے مگر امام عبدالوہاب اور اُن جیسے دوسرے بے شمار ــــ "شہانِ بے کمر" کے حروفِ حکایات تاریخ میں ثبت ہیں نعا لقا ہو اور منبروں پر سنے جاتے ہیں اور اہلِ علم کے حلقوں میں چرچا ہے۔

افسانہ اُن کے عشق کا مشہور ہو گیا

امام واسع العلم اور کثیر التصانیف ہونے کے ساتھ صاحبِ واردات تھے اور کتاب و

---

[1] الطائف المنن الکبریٰ للامام عبدالوہاب الشعرانی (صاحب تذکرہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنت کا مذاکرہ کیسے اس نعمت سے محروم رکھتا ہے؟ نگہ ناز جسے بھی آشنائے راز کرتی ہے "اپنی خوبیٔ قسمت پر اُس کا ناز بجا" ہے۔ ان ہی اہل اللہ میں سے امام ممدوح ہیں اور اسی اظہار فخر میں اپنے قال وحال کا کچھ تذکرہ خود زیب قرطاس فرمایا ہے۔ کہ اہلِ علم جسے تحدث بالنعمۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کا استدلال آیہ :- فَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ :- سے کیا جاتا ہے برمحل!

ہمارے اربابِ سیر نے پہلے فن رجال کی طرح ڈالی۔ اب اس پر نئی نئی راہیں نکلنا شروع ہوئیں، رجال میں ثقات وحفاظ اور ضعفاء ومتروکین پر علیحدہ علیحدہ دفاتر بھی قلم بند کیے۔ یہ راہیں پوری طرح قائم ہو چکیں تو اپنے واردات پر اپنے ہی قلم سے لکھا۔ اور جس طرح ضبط رجال صرف ان کی کاوشوں کا ثمرہ تھا۔ اسی طرح اپنے سوانح خود مرتب کرنا بھی مسلمانوں کی اوّلیت ہے لیکن نوع اول میں کسی کو اُن کے بعد یارائے تالیف نہ ہو سکا کہ فن روایت کے مطابق ان نقالانِ مغرب کو اپنی تاریخ وسیرۃ کی حفاظت منظور ہی نہ تھی۔ البتہ قسم ثانی پر ان کی توجہ ہوئی گئی اور اس میں اہلِ مغرب نے کچھ نہ کچھ لکھا بھی تو واردات نہیں بلکہ تجربات سیاسی اور ماحول پر تاثرات!

اور ہمارے اسلاف میں ان حضرات نے اپنے واردات بغرض اظہار تحدث بالنعمۃ سپرد خامہ فرمائے۔

(۱) شیخ عبدالغافر الفارسی الغزنوی النیسابوری
(۲) الشیخ العلامۃ العماد الکتاب الاصفہانی
(۳) الامام العلامۃ لسان الدین بن الخطیب
(۴) الشیخ ابو عبداللہ القرشی
(۵) الشیخ ابو الربیع المالقی
(۶) الشیخ صفی الدین بن ابی المنصور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۷) الامام الزاہد ابوشامہ

(۸) الشیخ الامام المقری الفقیہ یاقوت الحموی

(۹) الامام المحدث الحافظ تقی الدین الفارسی

(۱۰) الامام الورع الزاہد ابوحیان

(۱۱) الامام ابن حجر العسقلانی (صاحب فتح الباری)

(۱۲) امام جلال الدین السیوطی

(۱۳) امام شعرانی (عبدالوہاب) الموصوف بالتذکرۃ الصدر[۵]

علمائے ہند میں سے اس نہج خاص پر صرف خاتمۃ العلّام امیر الملک نواب صدیق حسن خاں (۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) نے اپنا تذکرہ بعنوان "ابقاء المنن بالقاء المحن" (اردو) میں لکھا۔ نواب ممدوح کے ماسوا دوسرے علمائے ہند) نے اپنے سوانح وتراجم اپنے قلم سے مرتب کیے۔ مگر اس نہج سے بہت متغائر۔ کہ انہیں صرف یادداشتیں کہیے نہ کہ بطریق تحدث بالنعمۃ! یا بصورت واردات واحوالِ خود!

امام شعرانی نے علمائے ہند میں شیخ علی متقی برہان پوری (۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء) سے اپنی ملاقاتوں کا معاملہ عجیب انداز میں سپرد قلم فرمایا ہے یعنی!

"شیخ علی الہندی نزیل مکہ سے ۹۴۷ھ/۱۵۴۰ء میں تعارف نصیب ہوا۔ کبھی میں انکی جائے قیام پر حاضر ہوتا کبھی وہ میرے غریب خانہ پہ تشریف لاتے وہ ایک مقدس عالم تھے۔ بے حد ضعیف ونزار۔ بھوکے رہنے سے ان کے بدن پہ ایک اوقیہ گوشت بھی تو نہ تھا۔ بہت کم سخن۔ بے حد عزلت پسند۔ صرف نماز جمعہ کے لیے

---

۵ اللطائف المنن الکبریٰ للشعرانی ص (۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گھر سے نکلتے اور حرم پاک (؟) کی ایک طرف کھڑے ہوتے۔ بعد ادائے رکعتین فوراً اپنی قیام گاہ پہ چلے جاتے۔"

" فقرا کی ایسی جماعت ان کے ہاں جمع تھی۔ صداقت جن کے حال وقال سے ٹپکتی تھی۔ اور سب اللہ تعالیٰ کی طرف راغب۔ ایک تلاوت قرآن میں مصروف ہے۔ دوسرا ذکر میں محو ہے۔ کوئی مراقبہ میں مستغرق ہے۔ بعض مطالعہ میں منہمک ہیں۔ یہ پوری جماعت مکہ معظمہ میں لاامثال تھی" [1]

سُن رکھو اک فسانہ ہیں یہ لوگ!

<u>تعداد تصانیف</u> امام شعرانی (۷۲) کتابوں کے مولف ہیں جن کا تذکرہ صاحب عقود الجوہر فی تراجم من لہم خمسون تصنیفاً فمائۃ فاکثر" میں یکجا کر دیا ہے۔[2]

امام (شعرانی) کے متعلق یہ مضمون صرف ان کے مطالعہ کے تذکرہ میں ہے جسے انہوں نے اللطائف المنن الکبریٰ (اپنے خود نوشتہ وارداتی) میں زیب قرطاس فرمایا ہے۔ یہ سوانح عمری دو جلدوں میں ہے (حصہ اول در صفحہ ۳۱۶ و جلد دوم در صفحہ ۲۰۱) ۔۔۔ کل صفحات ۶۰۰) باریک ٹائپ (مصری) پر محتوی ہے۔ اور باب لفظا" ومما من اللہ تبارک وتعالیٰ علی" (انعامات الٰہی میں سے ایک انعام مجھ پر یہ ہے) سے شروع ہوتا ہے اسی طرح بات سے بات نکلتی آتی ہے اور کس حسن اسلوب سے!

آپ کے مطالعہ کی پوری داستان قلم بند کرنا تو محال ہے۔ امام ۔۔۔ نے چند مہمات کتب کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس میں اُن کتابوں کا ماجرا بھی سپرد خامہ کیا۔ جو ایک سے زائد مرتبہ پڑھیں۔ اس پہ

---

[1] منقول از مشرق مسلمانوں احمد بن حنبلؒ و برہامنہ کنز العمال العلی المتقی طبع مصر۔ [2] یہ تالیف ہی جمیل بک العظم محاسب المعارف بیروت کی اور مطبع اہلیہ بیروت ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غور فرمائیے۔

(۱) جو کتابیں دو مرتبہ پڑھیں! فروع[1] ابن الحداد۔ التعقبات[2] (علی المہمات لابن العماد) الخادم[3]۔ دو مرتبہ پوری کتاب اور بعد میں نصف کتاب مکرر پڑھی۔ شرح[4] بخاری (للکرمانی) تفسیر[5] القرطبی۔

(۲) اور یہ کتابیں تین مرتبہ پڑھیں! کتاب[1] الام (للشافعی) اور اس کا اکثر حصہ ضبط ہو گیا۔ شرح[2] مسند الشافعی (للحاولی) محلی[3] (ابن حزم) الرافعی[4] الکبیر قواعد[5] زرکشی (بعد مطالعہ اس کا اختصار بھی لکھا) تفسیر[6] خازن تفسیر[7] الکبیر تفسیر[8] الصغیر (ہر دو از شیخ عبد العزیز الدیرینی) تفسیر[9] در منثور (للسیوطی)

(۳) اور ان کتابوں کا پانچ پانچ مرتبہ مطالعہ کیا! شرح[1] البخاری (للبرماوی) شرح[2] صحیح مسلم (للشیخ زکریا) تفسیر[3] بیضاوی۔ حاشیہ[4] علی الکشاف (لابی زرعۃ العراقی) حاشیہ[5] الشیخ زکریا علی الکشاف (للشیخ زکریا)

(۴) اور سات سات مرتبہ یہ کتابیں پڑھیں! کتاب[1] الروضہ۔ تفسیر[2] ابن عادل

(۵) اور دس مرتبہ! تفسیر[1] الکواشی (؟) کا مطالعہ کیا

(۶) اور پندرہ مرتبہ! شرح[1] المہذب (؟) شرح[2] صحیح مسلم للنووی کتاب التہذیب الاسماء والصفات (ایضاً للنووی)

(۷) اور تیس[30] مرتبہ! شرح[1] الروض (للشیخ زکریا) تصحیح[2] شرح المنہاج (از قاضی عجلون) کہ جلال محلی کی شرح المنہاج پر ہے۔ تفسیر[3] جلالین (للسیوطی)

(۸) اور جو کتابیں صرف ایک ایک مرتبہ مطالعہ میں آئیں! شرح[1] شرح الروض (از ابن سولہ) شرح الروض شیخ زکریا کی ہے۔ جس کا مطالعہ تیس[30] مرتبہ کیا اور اس کا تذکرہ اوپر گذرا۔ مختصر[2] المزنی۔ مسند[3] امام شافعی۔ مختصر[4] المحلی (لابن عربی) جو کہ محلی ابن حزم پر ہے۔ اور تیس ضخیم مجلدات میں ہے۔ الحاوی[5]۔ (از امام ماوردی) تیس مجلدات میں ہے۔ الاحکام[6] السلطانیہ (؟) الشامل[7] (لابن الصباغ) المحیط[8] (از ابو محمد الجوینی) الفروق[9] (ایضاً للجوینی المذکور) الوسیط[10]۔ البسیط[11]۔ الوجیز[12] (ہر سہ للغزالی) کتاب المطلب[13]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(لابن الرفعه) "مع مراجعة كمال الدين الطويل فى مشكلاته" المهمات[14] (للاسنوی) القوت[15] (للاوزاعی) التكملة[16] (للسبکی) التتمة[17] والعجالة[18] (ہر دو از ابن الملقن) شرح المنهاج[19] (لابن قاضی شہبہ) شرح الارشاد[20] (لابن الشريف) شرح الارشاد[21] (للجوہری) شرح التنبيه[22] (للزنكلونی) شرح التنبيه[23] (لابن الملقن) شرح التنبيه[24] (لابن یونس) شرح التنبيه[25] (للسيوطی) قواعد[26] الشيخ الكبرىٰ والصغرىٰ (للشيخ عز الدين العلائی) القواعد[27] (؟) شرح المنهاج[28] (للجلال المحلی) الاشباه[29] والنظائر (للسبکی) الالغاز[30] (للاسنوی)

یہ سب فقہ کی کتابیں ہیں اور فرماتے ہیں" وغیر ذلک من الکتب المشهورة فی الفقه وتوابعه" لیکن مسند الشافعی کا تذکرہ بھی امام ——— نے اسی باب میں کر دیا! کہ حدیث میں ہے۔

اور شروح حدیث میں! شرح البخاری[31] (للقسطلانی) (پوری کتاب یکصد بار و نصف ایک مرتبہ) فتح الباری[32] (ابن حجر) شرح صحیح مسلم[33] (للقاضی عیاض) شرح الترمذی[34] (لابن المقری المالکی)

واز قسم تفسیرات! تفسیر بغوی[35]۔ تفسیر ابن زہرة[36]۔ تفسیر ابن کثیر[37]۔ تفسیر ابن النقیب[38] (للمقدسی) جو ایک سو مجلدات میں ہے اس سے بڑی تفسیر دیکھنے میں نہیں آئی (منقولہ امام شعرانی) البسیط[39] الوجیز[40] (ہر دو از امام واحدی) تفسیر امام سنید[41] (——— ابن عبد اللہ الازدی) کہ امام وکیع[5] کے شاگرد ہیں۔ امام ——— نے اس کتاب کی احادیث و آثار کی تجرید بھی کی۔ تفسیر بحر مواج[42] (لابن حیان) تفسیر کشاف[43] (للزمخشری) اور کشاف پر مندرجہ ذیل (۱۲) حواشی و شروح کا مطالعہ فرمایا۔

حاشیة الکشاف[44] (۱) (للطیبی) الانتصاف[45] (لابن المنیر) الانصاف[46] للعراقی (زمخشری اور ابن منیر دونوں پر محاکمہ ہے۔ ابن منیر نے علامہ زمخشری کے اعتزال کو آشکار کیا ہے اور عراقی ان مواقع کو ظاہر

۵؎ وکیع مشہور صاحب روایۃ ہیں فقہ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام زفر کے شاگرد ہیں، بیٹن روایۃ میں ابن المبارک، یحییٰ ابن اکثم، امام احمد بن حنبل، ابن معین، ابن المدینی جیسے ائمہ فن وکیع کے شاگرد ہیں سال وفات ۱۹۷ھ/۸۱۲ ہے اور بعض روایات کے مطابق علمائے ہند میں سے ہیں۔ اصلاً من نیسابور وقیل من السند (الفوائد البهیة فی تراجم الحنفیة ص (۹۲) لمولانا عبد الحی اللکھنوی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتا ہے جن میں ابن منیر سے لغزش ہوئی) الاعراب[47] علی الکشاف (احمد بن یوسف الحلبی) ایضاً الاعراب[48] علی الکشاف (للسفاقسی) حاشیہ[49] علی الکشاف (للشیخ قطب الدین الشیرازی) حاشیہ[50] علی الکشاف (فخر الدین الجاربردی) حاشیہ[51] (للشیخ اکمل الدین البابرتی) جو صرف سورہ بقرہ پر دو جلدوں میں ہے۔ وحاشیہ[52] (للشیخ سعد الدین) وحاشیہ[53] (للسید الجرجانی)۔ اور کشاف کے متعلق دو کتب حواشی[11-12] (لابی زرعہ وللشیخ زکریا کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے)

اور مدونات حدیث میں ان کتابوں کا مطالعہ کیا! صحاح ستہ[54 تا 59] صحیح ابن خزیمہ[60]۔ صحیح ابن حبان[61]، مسند امام احمد[62]، موطا امام مالک[63]۔ معاجم ثلاثہ طبرانی[64-65-66]۔ الجامع الاصول لابن اثیر[67]۔ الجامع الکبیر[68] الجامع الصغیر[69]۔ کتاب المعجزات[70]۔ الخصائص الکبری[71] (ہر چہار للسیوطی) اور سنن کبری[72] ودلائل النبوۃ[73] (ہر دو از امام بیہقی) امام ــــ نے سنن کبری کا اختصار بھی لکھا۔ المنتقی[74] لابن تیمیہ (مجد الدین) الہدی النبوی (لابن القیم)

اور لغت میں! صحاح[76] (جوہری) قاموس[77] (فیروزآبادی) نہایہ[78] (ابن اثیر)

اور اصول وکلام میں! شرح العضد[79]، شرح منہاج[80] (للبیضاوی) المستصفی[81] (للغزالی) الامالی[82] (للامام الحرمین) شرح المقاصد[83]، شرح الطوالع[84] والمطالع، سراج العقول[85] (للقزوینی) شرح العقائد[86] (للتفتازانی) حاشیہ لابن ابی الشریف

اور کتب فتاوی میں! فتاوی[88] (ابن ابی زید المروزی) فتاوی[89] (للقفال) فتاوی[90] (للقاضی حسین) فتاوی[91] للماوردی۔ فتاوی[92] للغزالی، فتاوی[93] ابن الصلاح، فتاوی[94] ابن عبد السلام، فتاوی[95] اسنوی، فتاوی[96] السبکی، فتاوی[97] البلقینی، فتاوی[98] (شیخ زکریا) فتاوی[99] شیخ شہاب الدین الرملی۔

اور قواعد میں! قواعد[100] الشیخ عز الدین الکبری والصغری[101]، قواعد[102] العلائی۔ قواعد[103] ابن السبکی،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قواعد الزرکشی[۱۰۶] (اور اس کا اختصار بھی لکھا)

اور سیرۃ میں! سیرۃ ابن ہشام[۱۰۵]، سیرۃ ابن اسحاق[۱۰۶]، سیرۃ الکلبی[۱۰۷]، سیرۃ ابی الحسن البکری[۱۰۸]، سیرۃ الطبری[۱۰۹]، سیرۃ الکلاعی[۱۱۰]، سیرۃ ابن سید الناس[۱۱۱]، سیرۃ الشیخ محمد الشامی[۱۱۲]. جسے شامی نے ایک ہزار کتابوں سے ملخص کیا۔)

اور تصوف میں! التصوف لابی طالب المکی[۱۱۳]۔ الرعایۃ للحرث المحاسبی[۱۱۴]۔ الحلیۃ لابی نعیم[۱۱۵]۔ الرسالۃ للقشیری[۱۱۶]، العوارف والمعارف للسہروردی[۱۱۷]، الاحیاء[۱۱۸] ــــ للغزالی۔ الفتوحات المکیہ[۱۱۹] لابن عربی (بعد مطالعہ اس کا اختصار بھی لکھا)" ثم اختصرتھا و ــــ المواضع المدسوسۃ علی الشیخ منہا" رسالہ النور[۱۲۰] للشیخ احمد الزاہد ومنحۃ المنۃ[۱۲۱] للسید محمد الغمری، منازل السائرین[۱۲۲] للہروی۔ وشرح[۱۲۳] الفصوص (للقاشانی، وشعب الایمان[۱۲۴] (للقصری[۵]ٔ)

اب امام شعرانی مائل الی التصوف ہوگئے۔ شیخ علی الخواص کے حلقہ میں شرف حاضری نصیب ہوا۔ اور مطالعہ وتالیف کے تمام اسباب واشواق نذر بیعت کرنے پڑے، فرماتے ہیں۔

"مجاہدہ کی صورت یہ قرار پائی کہ میرے مرشد علی الخواص رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اپنی تمام کتابیں بیچ کران کا زر مبیع مساکین میں تقسیم کردوں۔ حکم بجالایا۔ شرح الروض کتاب الخادم۔ قوت (اوزاعی) جیسی بے نظیر کتابیں علحدہ کرنا پڑیں" (اللطائف ۵۰)

"اورانعامات الٰہی میں سے ایک نعمت مجھ پر یہ وارد ہوئی جیساکہ مجاہدہ کے بعد واضح ہوا کہ میرا یہ تمام اندوختہ علم اخلاص نیت کی بجائے حظ نفس کے لیے تھا" (اللطائف ۵۱)

لیکن مواظبت علی النوافل کے بعد یہ انعام ہوا کہ

"قد علمت بحمد اللہ تعالیٰ علی کشف الغطاء عن وجہ الدلالۃ العلوم کلہا

لہ اور (۲۸) کتابیں جو ایک سے زائد مرتبہ مطالعہ کیں ۲۸ + ۱۲۴ = ۲۵۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علی الحق تبارک وتعالیٰ حتی صرت احضر بقلبی مع اللہ تبارک وتعالیٰ علم الحساب والھندسۃ والمنطق فضلاً عن العلوم الحقیقیۃ الشرعیۃ ومن کشف اللہ تعالیٰ عن بصرہ وبصیرتہ رأی جمیع العلوم التی بایدی الخلائق مقربۃ الی اللہ تعالیٰ وطریقًا الی دخول حضرتہ ولکن اکثر الناس لم یکشف اللہ تبارک وتعالیٰ عن بصیرتہم فلم ینظروا فی العلوم من حیث الوجہ الدال منہا علی الحق تعالیٰ ففاتہم الکمال ولذالک ذم العارفون رضی اللہ عنہم وقالوا ان علوم ھولاء حجاب یحجبھم بھا عن ربہم ولو انہم نظروا فیہا من حیث الوجہ الدال علی الحق لم یحجبہم عن ربھم ونعالوا درجات العارفین" (اللطایف ص۵)

ترجمہ مختصراً: بالآخر اُس کی توفیق مُساعد ہوئی اور کشف حجاب اس حد تک ہوا کہ مجھے حساب، ہندسہ اور منطق میں غور کرنے میں معیت باری تعالیٰ حاصل ہو جاتی چہ جائے کہ علوم شریعت سے۔ کہ وہ تو اس باب میں اصل راہ ہی ہیں"

" ولیکن اکثر اہل علم کا یہ حال ہے۔ کہ علوم شریعت کی مزاولت کے باوجود حقائق دین و کشف حجاب سے دور ــــــ رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے احوال میں عارفین نے کہا ہے۔ کہ ان کا علم ہی ان کے اور ذات باری کے درمیان حجاب بن گیا ہے!"

"کاش! یہ لوگ حقیقت علوم پر نظر کرتے۔ اور عارفین کے درجات تک رسائی حاصل کر سکتے"

اللطائف المنن ــــــ کی تدوین پہ منازل ہفت خواں طے کرنے اور یہ کامرانی طے کرنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بعد ہوئی ہوگی! اصلاح حال کے بعد امام غزالی نے پھر کتابیں جمع کی ہوں گی! تجدید مطالعہ فرمائی ہوگی! اب ہمیں اپنے علم و مطالعہ میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے! امام علامہ تمام کے مطالعہ کا تنوع اور اس کی فراوانی دیکھیے پھر اس کی بجائے اُن کی سکینہ پر غور کیجیے بالآخر اُن کا اور اپنا مآل علم و مطالعہ دیکھیے وَاٰتُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ

استحاد قومی کا حامی، آزادی اور جمہوریت کا علمبردار، ظلم اور ناانصافی کا دشمن، مصیبت زدوں کا ہمدرد، محنت کش مزدوروں اور دستکاروں کا خیر خواہ۔

مذہب و ملّت کا سچّا خادم

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

روزنامہ

الجمعیۃ

جو

سنہ ۱۹۲۵ء سے ملک و ملت کی خدمت کر رہا تھا اور چند سال سے برطانوی سامراج کی جبر و تعدی کا شکار ہوگیا تھا

۹ر صفر المظفر ۱۳۶۷ھ ۲۳ر دسمبر ۱۹۴۷ء سے دوبارہ

جاری ہوگیا ہے

ترقی پسند حضرات جلد خریداری منظور فرمادیں، ایجنٹ صاحبان جلد توجہ کریں، کاروباری صاحبان ترقی کاروبار کے لئے اشتہارات بھیجیں، حامیان جمعیۃ علماء ہر ممکن طرح سے زیادہ سے زیادہ امداد فرمادیں۔

سالانہ چندہ سے ر ششماہی عہ ر سہ ماہی ہے ر فی پرچہ ۱ر

تمام فرمائشیں بنام منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دفتر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان دہلی

© rasailojaraid.com